27628
2/1.

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی درکار ہے

ایک تفسیر طبع ہوئی ہے، جس میں قرآن مجید کا متن مع ترجمہ لگایا گیا ہے، قرآن مجید کی سورتوں سے قبل سورت کا نام آیات، رکوعات اور بسم اللہ عموما اس طرح لکھی جاتی ہے

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۹۸) ---- (۱۰۰)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعَاتُهَا ۱

لیکن غیر دانستہ طور پر کمپوزر سے خطا واقع ہوئی اور اس نے بسم اللہ نہیں لکھی بلکہ اس کی جگہ یہ پٹی لگادی:

اٰيَاتُهَا ۸	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۹۸) (۱۰۰)	رُكُوْعَاتُهَا ۱

اسی حالت میں یہ تفسیر طبع ہوچکی ہے، طباعت کے بعد کمپوزر کی اس غلطی کا علم ہوا، اب اگر اس میں 113 مقامات پر اصلاح کرتے ہیں تو اضافی خرابی واقع ہوگی۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ایک اعتذار نامہ ہر تفسیر کے شروع میں چسپاں کردیا جائے اور اس میں لکھ دیا جائے کہ سہوا کمپوزر کی غلطی اور مصحح کی نظر سے چوک کی وجہ سے یہ غلطی رہ گئی۔ اب قارئین کو متوجہ کرکے اپنی غلطی کا اظہار اور ہر سورت سے قبل بسم اللہ پڑھنے کا اہتمام کرنے کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے، ایسا کرنے میں کوئی گناہ تو لازم نہیں آئے گا؟ بینوا توجروا

دعا گو

محمد عابد محمود آباد کراچی

03212069296

بمعرفت مولانا محمد یونس ڈویبر دی صاحب

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ قرآن کریم کی کتابت میں اس بات کی رعایت ضروری ہے کہ جس طرح قرآن کریم نبی کریم ﷺ نے لکھوایا تھا اسی طرح لکھا جائے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کے انداز تحریر کے مطابق ہی مصاحف لکھوائے اور تمام مصاحف عثمانیہ میں سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورت سے پہلے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) لکھی ہوئی ہے، اور سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورت سے پہلے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) لکھنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں مذکورہ تفسیر میں موجود متن قرآن میں ہر سورت کے آغاز پر بھی تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) لکھنا ضروری ہے سوائے سورۂ توبہ کے، اور تسمیہ کی جگہ اعتذار نامہ چسپاں کرنا کافی نہیں، تسمیہ لکھنے کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ الگ سے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) چھپوا کر ہر سورت سے پہلے اس طرح چسپاں کر دی جائے کہ وہ اتر نہ سکے۔

السنن الصغير للبيهقي (١/ ١٥٠)

عن ابن عباس، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا يعلم ختم السورة حتى ينزل بسم الله الرحمن الرحيم.

ورواه قتيبة بن سعيد، عن سفيان، وقال في الحديث: لا يعرف فصل السورة حتى ينزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم.

أخبرنا أبو علي الروذباري، أنا أبو بكر بن داسة، نا أبو داود ، نا قتيبة، فذكره، والأصل فيه إجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو أنهم حين كتبوا القرآن في المصاحف وبعثوا بها إلى الآفاق ليعتمد الناس على ما أثبتوا فيها ولا يقع الاختلاف في القرآن كتبوا فيها على رأس كل سورة إلا سورة براءة بسم الله الرحمن الرحيم بخط القرآن وشكله من غير تقييد ولا استثناء ولا أدخل شيء آخر بينهما سوى القرآن.

القطع والائتناف (ص: ٢٤)

وعلى قراءة الكوفيين فيها أربعة مواضع منهن هذه الثلاثة والرابع (بسم الله الرحمن الرحيم)، هذا تمام وهي قراءة جماعة ومنهم من يحتج لها بأشياء عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن أصحابه وعن التابعين وبإجماع المسلمين على نقلها متصلة بالسور بلا فرق بينها وبين السورة فهذا الاحتجاج بالإجماع.

(جاری ہے۔۔۔)

لوامع البدر فی بستان ناظمة الزهر ص١٩٢

ووجه من عدّ كلمة (عليهم) دون البسمله له : أن الإجماع لم ينعقد على أن البســـملة آية من أول الفاتحة ؛ لما روي أن أبا بكر وعمر وعثمان لم يفتتحوا القراءة اي في الصـلاة بها ، بل افتتحوا باول الحمد دونها ، بل انعقد الإجماع على عدم كونها آية في سـائر السـور ، وإن كانت مرسـومة في أوائلهن من حيث لم يعدّوها من جملة آيهن ، فوجب حمل الاختلاف في عدّهم باول الفاتحة على الاتفاق في عدم عدهم في غيرها من الســـور ؛ لأن حمل المختلف فيه على المجمع عليه أولى من عكسه.........................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۱/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
17/مارچ/2020ء

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۰/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
16/مارچ/2020ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۱/۲۱۹۰
مورخہ ۲۲/۷/۱۴۴۱
۱۸/۳/۲۰۲۰
جامعہ دار العلوم کراچی

مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی اللہ
۲۱/۷/۱۴۴۱ھ